نماز میں آپ کیا پڑھتے ہیں؟

برادران اسلام! پچھلے خطبہ میں آپکو بتا چکا ہوں کہ نماز کس طرح انسان کو اللہ کی عبادت یعنی بندگی و اطاعت کیلئے تیار کرتی ہے۔ اس سلسلہ میں جو کچھ میں نے کہا تھا اس سے آپ نے اندازہ کرلیا ہوگا کہ جو شخص نماز کو محض فرض اور حکم الٰہی جان کر باقاعدگی کے ساتھ ادا کرتا رہے وہ اگر نماز کی دعاؤں کا مطلب نہ سمجھتا ہو تب بھی اسکے اندر کا خدا کا خوف اور اسکے حاضر و ناظر ہونے یقین اور اسکی عدالت میں ایک روز حاضر ہونے کا اعتقاد ہر وقت تازہ ہوتا رہتا ہے۔ اسکے دل میں یہ عقیدہ ہمیشہ زندہ رہتا ہیکہ وہ خدا کے سواء کسی کا بندہ نہیں اور خدا ہی اسکا اصلی بادشاہ اور حاکم ہے۔ اسکے اندر فرض شناسی کی عادت اور خدا کے احکام بجالانے کیلئے مستعدی پیدا ہوتی ہے۔ اس میں وہ صفات خود بخود پیدا ہونے لگتی ہیں جو انسان کی ساری زندگی کو خدا کی بندگی و عبادت بنا دینے کیلئے ضروری ہیں۔

اب میں آپکو یہ بتانا چاہتا ہوں کہ اگر انسان اسی نماز کو سمجھ کر ادا کرے اور نماز پڑھتے وقت یہ بھی جانتا رہے کہ وہ کیا پڑھ رہا ہے تو اسکے خیالات اور اسکی عادات اور خصائل پر کتنا زبردست اثر پڑے گا۔ اسکے ایمان کی قوت کس قدر بڑھتی چلی جائے گی اور اسکی زندگی کا رنگ کیسا پلٹ جائے گا۔

سب سے پہلے اذان کو لیجئے۔ دن میں پانچ وقت آپکو یہ کہہ کر پکارا جاتا ہے۔

اللہ اکبر اللہ اکبر : ”خدا سب سے بڑا ہے، خدا سب سے بڑا ہے“۔
اشھدان لاالہ الا اللہ : ”میں گواہی دیتا ہوں کہ خدا کے سوا کوئی معبود نہیں، کوئی بندگی کا حقدار نہیں“۔
اشھدان محمدارسول اللہ : ”میں گواہی دیتا ہوں کہ محمد مصطفےٰ ﷺ اللہ کے رسول ہیں“۔
حی علی الصلواۃ : ”آؤ نماز کیلئے“۔
حی علی الفلاح : ”آؤ اس کام کیلئے جس میں فلاح ہے“۔
اللہ اکبر اللہ اکبر : ”خدا سب سے بڑا ہے، خدا سب سے بڑا ہے“۔
لاالہ الا اللہ : ”اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں“۔

دیکھو یہ کیسی زبردست پکار ہے، ہر روز پانچ مرتبہ یہ آواز کس طرح تمہیں یاد دلاتی ہیکہ ”زمین میں جتنے بڑے خدائی کے دعویدار نظر آتے ہیں سب جھوٹے ہیں، زمین و آسمان میں ایک ہی ہستی ہے جس کیلئے بڑائی ہے اور وہی عبادت کے لائق ہے۔ آؤ اسکی عبادت کرو۔ اسی کی عبادت میں تمہارے لئے دنیا اور آخرت کی بھلائی ہے“ کون ہے جو اس آواز کو سن کر ہل نا جائے گا؟ کیونکر ممکن ہیکہ جس کے دل میں ایمان ہو وہ اتنی بڑی گواہی اور ایسی زبردست پکار سن کر اپنی جگہ بیٹھا رہے اور اپنے مالک کے آگے سر جھکانے کیلئے دوڑنے نہ پڑے۔

اس آواز کو سنکر تم اٹھتے ہو اور سب سے پہلے اپنا جائزہ لیکر دیکھتے ہو کہ میں پاک ہوں یا ناپاک؟ میرے کپڑے پاک ہیں یا نہیں؟ مجھے وضو ہے یا نہیں؟ گویا تمہیں اس بات کا احساس ہیکہ بادشاہ دو عالم کے دربار میں حاضری کا معاملہ دنیا کے دوسرے سب معاملات سے مختلف ہے۔ دوسرے کام تو ہر حال میں کئے جاسکتے ہیں مگر یہاں جسم اور لباس کی پاکی اور اسکی پاکی پر مزید طہارت (یعنی وضو) کے بغیر حاضری دینا سخت بے ادبی ہے۔ اس احساس کیساتھ تم پہلے اپنے پاک ہونے کا اطمینان کرتے ہو اور پھر وضو شروع کر دیتے ہیں۔ اس وضو کے دوران میں اگر تم اپنے اعضا دھونے کیساتھ ساتھ اللہ کا ذکر کرتے رہو اور فارغ ہو کر وہ دعا پڑھو جو رسول اللہ ﷺ نے سکھائی ہے تو محض تمہارے اعضاء ہی نہ دھلیں گے بلکہ ساتھ ساتھ تمہارا دل بھی دھل جائیگا۔ اس دعاء کے الفاظ یہ ہیں:

اَشھد ان لا الٰہَ الَّا اللہ وحدہ لاشریک لہ و اشھد انَّ محمداً عبدُہٗ و رَسُولُہٗ،
اللّٰھُمَّ اجعلنی من التوابین وَاجعلنی مِنَ الْمُتَطَھِّرِین۔

ترجمہ: ”میں شہادت دیتا ہوں کہ اکیلے ایک لاشریک خدا کے سوا کوئی معبود نہیں ہے، اور شہادت دیتا ہوں کہ محمدؐ اللہ کے بندے اور رسولؐ ہیں۔ خدایا مجھے توبہ کرنے والوں میں شامل کر اور مجھے پاکیزگی اختیار کرنے والا بنا“۔

اسکے بعد تم نماز کیلئے کھڑے ہوتے ہو، منہ قبلہ کے سامنے ہے پاک صاف ہو کر پادشاہ دو عالم کے دربار میں حاضر ہو۔ سب سے پہلے تمہاری زبان سے یہ الفاظ نکلتے ہیں: اللہ اکبر ”اللہ سب سے بڑا ہے“ اس زبردست حقیقت کا اقرار کرتے ہوئے تم کانوں تک ہاتھ اٹھاتے ہو، گویا دنیا و مافیہا سے دستبردار ہو رہے ہو۔ پھر ہاتھ باندھ لیتے ہو، گویا اب تم بالکل اپنے بادشاہ کے سامنے باادب دست بستہ کھڑے ہو۔ اسکے بعد تم کیا عرض معروض کرتے ہو:

سُبحانک اللھم و بحمدک و تبارک اسمُکَ و تعالیٰ جدُّک وَلآ اِلٰہَ غیرُکَ۔ ”تیری پاکی بیان کرتا ہوں اے اللہ! اور وہ بھی تیری تعریف کے ساتھ بڑی برکت والا ہے تیرا نام۔ سب سے بلند و بالا ہے تیری بزرگی اور کوئی معبود نہیں تیرے سوا“

اَعُوذُ بِاللہِ مِنَ الشَّیطٰنِ الرَّجِیم ”خدا کی پناہ مانگتا ہوں میں شیطان مردود کی دراندازی اور شرارت سے“

بِسمِ الرحمٰنِ الرَّحِیم شروع کرتا ہوں میں اللہ کے نام سے جو نہایت مہربان اور رحم فرمانے والا ہے“

اَلحَمدُ لِلہ رَبِّ العٰلَمِین۔ ”تعریف خدا کیلئے ہے جو سارے جہاں والوں کا پروردگار ہے“ الرحمٰنِ الرَّحِیم ”نہایت رحمت والا بڑا مہربان ہے“ مٰلِکِ یَومِ الدِّین۔ ”روز آخرت کا مالک ہے جس میں اعمال کا فیصلہ کیا جائے گا۔ اور ہر ایک کو اسکے کئے کا پھل ملے گا“ ایاک نعبد و ایاک نستعین ”مالک! ہم تیری ہی عبادت کرتے ہیں اور تجھ ہی سے مدد مانگتے ہیں“ اھدنا الصراط المستقسیم ”ہم کو سیدھا راستہ دکھا“ صراط

الذین انعمت علیھم ”ایسے لوگوں کا راستہ جن پر تو نے فضل کیا اور انعام فرمایا“ **غیر المغضوب علیھم ولا الضآلین** ”جن پر تیرا غضب نازل نہیں ہوا اور جو بھٹکے ہوئے لوگ نہیں ہیں“ آمین۔ ”خدایا ایسا ہی ہو۔ مالک ہماری اس دعا کو قبول فرما۔“

اسکے بعد تم قرآن کی چند آیتیں پڑھتے ہو، جن میں سے ہر ایک میں امرت بھرا ہوا ہے، نصیحت ہے، عبرت، سبق، اور اسی راہ راست کی ہدایت ہے جس کیلئے سورہ فاتحہ میں تم دعا کر چکے تھے۔ مثلاً:

والعصرِ ان الانسان لفی خسر ”زمانہ کی قسم! انسان ٹوٹے میں ہے“

اِلَّا الذین آمنو و عملو الصّٰلحٰت ”مگر ٹوٹے سے بچے ہوئے صرف وہ لوگ ہیں جو ایمان لائے اور جنہوں نے نیک عمل کئے“ **و تواصو بالحق و تواصو بالصبر.** ”اور جنہوں نے ایک دوسرے کو حق پر چلنے کی ہدایت کی اور حق پر ثابت قدم رہنے کی تلقین کرتے رہے“ اس سے یہ سبق ملتا ہیکہ تباہی اور نامرادی سے انسان بس اسی طرح بچ سکتا ہیکہ ایمان لائے اور نیک عمل کرے اور صرف اتنا ہی کافی نہیں بلکہ ایمان داروں کی ایک جماعت ایسی ہونی چاہیئے جو دین پر قائم ہونے اور قائم رہنے میں ایک دوسرے کی مدد کرتی رہے۔

یا مثلاً: ”تو نے دیکھا کہ جو شخص روز جزا کو نہیں مانتا وہ کیسا آدمی ہوتا ہے“؟ ”ایسا ہی آدمی یتیم کو دھتکارتا ہے“ اور مسکین کو آپ کھانا کھلانا تو درکنار، دوسروں سے یہ بھی یہ کہنا پسند نہیں کرتا کہ غریب کو کھانا کھلا دو“ ”تباہی ہے ایسے نمازیوں کیلئے جو (روز آخرت پر یقین نہیں رکھتے، اسلئے) نماز سے غفلت کرتے ہیں اور پڑھتے بھی ہیں تو محض دکھاوے کیلئے اور انکے دل ایسے چھوٹے ہیں کہ ذرا ذرا سی چیزیں حاجت مندوں کو دیتے ہوئے بھی انکا دل دُکھتا ہے“ اس سے یہ سبق ملتا ہیکہ آخرت کا یقین اسلام کی جان ہے۔ اسکے بغیر آدمی کبھی اس راستہ پر چل ہی نہیں سکتا جو خدا کا سیدھا راستہ ہے۔

یا مثلاً: **ویلٌ لّکُلِ ھمزۃ لمزۃ** ”افسوس ہے اس شخص کے حال پر جو لوگوں کی عیب چینی کرتا اور لوگوں پر آوازے کستا ہے“ **الّذی جمعَ مالاً وَّ عدّدہ** ”روپیہ جمع کرتا ہے اور گن گن کر رکھتا ہے“۔ **یحسبُ انَّ مالہٗ اَخلدہ۔** اپنے دل میں سمجھتا ہیکہ اسکا مال ہمیشہ رہے گا“۔ **کلَّا لیُنبذنَّ فی الحُطمۃِ۔** ”ہرگز نہیں، وہ ایک دن ضرور (مرے گا اور) حطمہ میں ڈالا جائیگا“۔ **وما ادرٰک ما الحُطمۃ۔** ”اور تمہیں معلوم ہیکہ حطمہ کیا چیز ہے؟ **نارُ اللہ المو قدۃُ التی تطلعُ علی الافئِدۃْ.** ”اللہ کی بھڑکائی ہوئی آگ جسکی لپٹیں دلوں پر چھا جاتی ہیں“۔ **انّھا علیھم موصدۃ فی عمد مُمدَّدۃ** ”وہ اونچے اونچے ستون جیسے شعلوں کی صورت میں انکو گھیر لے گی“

غرض تم قرآن پاک کی جتنی سورتیں یا آیتیں نماز میں پڑھتے ہو وہ کوئی نہ کوئی اعلیٰ درجہ کی نصیحت یا ہدایت تم کو دیتی ہیں اور تمہیں بتاتی ہیں کہ خدا کے احکام کیا ہیں جنکے مطابق تمہیں دنیا میں عمل کرنا چاہیئے۔ ان ہدایتوں کے

پڑھنے کے بعد تم اللہ اکبر کہتے ہوئے رکوع کرتے ہو، گھٹنوں پر ہاتھ رکھ کر اپنے مالک کے آگے جھکتے ہو اور بار بار کہتے ہو ”سبحان ربی العظیم. پاک ہے میرا پروردگار جو بڑا بزرگ ہے“۔ پھر سیدھے کھڑے ہو جاتے ہو اور کہتے ہو سمع اللہ لمن حمدہ. ”اللہ نے سن لی اس شخص کی بات جس نے اسکی تعریف بیان کی“۔ پھر اللہ اکبر کہتے ہوئے سجدے میں گر جاتے ہو اور بار بار کہتے ہو۔ سبحان ربی الاعلیٰ. پاک ہے میرا پروردگار جو سب سے بالا و برتر ہے“۔ پھر اللہ اکبر کہتے ہوئے سر اٹھاتے ہو اور نہایت ادب سے بیٹھ کر یہ پڑھتے ہو:

التحیات للہ والصلوات والطیبات. ”ہماری سلامیاں، ہماری نمازیں، اور ساری پاکیزہ باتیں اللہ کیلئے ہیں“۔ السلام علیک ایھا النبی ورحمۃ اللہ وبرکاتہ. ”سلام آپ پر اے نبیؐ اور اللہ کی رحمت اور برکتیں“۔ السلام علینا وعلے عباد اللہ الصالحین ”سلامتی ہو ہم پر اور ایک اللہ کے سب نیک بندوں پر“ اشھدُ ان لا اِلٰہَ الاّ اللہُ واشھدُ انَّ مُحَمَّدً عبدُہٗ و رسولُہٗ ”میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور میں گواہی دیتا ہوں کہ محمدؐ اللہ کے بندے اور رسول ہیں“ یہ شہادت دیتے وقت تم شہادت کی انگلی اٹھاتے ہو، کیونکہ یہ نماز میں تمہارے عقیدے کا اعلان ہے اور اسکو زبان سے ادا کرتے وقت خاص طور پر توجہ اور زور دینے کی ضرورت ہے۔ اسکے بعد تم درود پڑھتے ہو۔ ”خدایا رحمت فرما ہمارے سردار اور مولیٰ محمد اور انکی آل پر جس طرح تو نے رحمت فرمائی ابراہیمؑ پر۔ یقیناً تو بہترین صفات والا اور بزرگ ہے اور خدایا برکت نازل فرما ہمارے سردار اور مولا محمدؐ اور انکی آل پر جس طرح تو نے برکت نازل فرمائی ابراہیمؑ اور آل ابراہیمؑ پر۔ یقیناً تو بہترین صفات والا اور بزرگ ہے“ یہ درود پڑھنے کے بعد تم اللہ سے دعا کرتے ہو۔ ”خدایا میں تیری پناہ مانگتا ہوں جہنم کے عذاب سے اور تیری پناہ مانگتا ہوں قبر کے عذاب سے اور تیری پناہ مانگتا ہوں اس گمراہ کرنے والے دجال کے فتنے سے جو زمین پر چھا جانے والا ہے، اور تیری پناہ مانگتا ہو زندگی اور موت کے فتنے سے۔ خدایا! میں تیری پناہ مانگتا ہوں برے اعمال کی ذمہ داری اور قرض داری سے“

یہ دعا پڑھنے کے بعد تمہاری نماز پوری ہوگئی۔ اب تم مالک کے دربار سے واپس ہوتے ہو، اور واپس ہو کر پہلا کام کیا کرتے ہو؟ یہ کہ دائیں اور بائیں مڑ کر تمام حاضرین اور دنیا کی ہر چیز کیلئے سلامتی اور رحمت کی دعا کرتے ہو۔ السلام علیکم رحمۃ اللہ۔ گویا یہ بشارت ہے جو خدا کے دربار سے پلٹتے ہوئے تم دنیا کیلئے لائے ہو۔

یہ ہے وہ نماز جو صبح اٹھ کر دنیا کے کام کاج شروع کرنے سے پہلے پڑھتے ہو۔ پھر چند گھنٹے کام کاج میں مشغول میں رہنے کے بعد دو پہر کو خدا کے دربار میں حاضر ہو کر دوبارہ یہی نماز ادا کرتے ہو۔ پھر چند گھنٹوں کے بعد تیسرے پہر کو یہی نماز پڑھتے ہو۔ پھر چند گھنٹے مشغول رہنے کے بعد شام کو اسی نماز کا اعادہ کرتے ہو۔ پھر دنیا کے کاموں سے فارغ ہو کر سونے سے پہلے آخری مرتبہ اپنے مالک کے سامنے جاتے ہو۔ اس آخری نماز کا خاتمہ وتر پر ہوتا ہے۔ جسکی تیسری رکعت میں تم ایک عظیم الشان اقرار نامہ اپنے مالک کے سامنے پیش کرتے ہو۔ یہ دعائے

قنوت ہے۔ قنوت کے معنی ہیں خدا کے آگے ذلت وانکساری، اطاعت اور بندگی کا اقرار۔ یہ اقرار تم کن الفاظ میں کرتے ہو، ذرا غور سے سنو۔

”خدایا! ہم تجھ سے مدد مانگتے ہیں تجھ سے ہدایت طلب کرتے ہیں۔ تجھ سے گناہوں کی معافی چاہتے ہیں، تجھ پر ایمان لاتے ہیں۔ تیرے ہی اوپر بھروسہ رکھتے ہیں اور ساری تعریف تیرے ہی لئے خاص کرتے ہیں“ ”ہم تیرا شکر ادا کرتے ہیں، ناشکری نہیں کرتے۔ ہم ہر اس شخص کو چھوڑ دیں گے اور اس سے تعلق کاٹ دیں گے جو تیرا نافرمان ہو“ ”خدایا ہم تیری ہی بندگی کرتے ہیں اور تیرے ہی لئے نماز اور سجدہ کرتے ہیں اور ہماری ساری کوششیں اور ساری دوڑ دھوپ تیری ہی خوشنودی کیلئے ہے“ ”ہم تیری رحمت کے امیدوار ہیں اور تیرے عذاب سے ڈرتے ہیں۔ یقیناً تیرا سخت عذاب ایسے لوگوں پر پڑے گا جو کافر ہیں۔

برادران اسلام! غور کرو، جو شخص دن میں پانچ مرتبہ اذان کی یہ آواز سنتا ہو اور سمجھتا ہو کہ کسی چیز کی شہادت دی جارہی ہے اور کیسے زبردست بادشاہ کے حضور میں بلایا جارہا ہے اور جو شخص ہر مرتبہ اس پکار کو سن کر اپنے سارے کام کاج کو چھوڑ دے اور اس ذات پاک کی طرف دوڑے جسے وہ اپنا اور تمام کائنات کا مالک جانتا ہے، اور جو شخص ہر نماز سے پہلے اپنے جسم اور دل کو وضو سے پاک کرے، اور جو شخص کئی کئی بار نماز میں وہ ساری باتیں سمجھ بوجھ کر ادا کرے جو ابھی آپکے سامنے میں نے بیان کی ہیں، کیونکر ممکن ہیکہ اسکے دل میں خدا کا خوف پیدا نہ، اسکو خدا کے احکام کی خلاف ورزی کرتے ہوئے شرم نہ آئے؟ اسکی روح گناہوں اور بدکاریوں کے سیاہ دھبے لے کر بار بار خدا کے سامنے ہوتے ہوئے لرز نہ اٹھے؟ کس طرح ممکن ہیکہ آدمی نماز میں خدا کی بندگی کا اقرار، اسکی اطاعت کا اقرار، اسکے مالک یوم الدین ہونے کا اقرار کرکے جب اپنے کام کاج کی طرف واپس آئے تو جھوٹ بولے؟ بے ایمانی کرے؟ لوگوں کے حق مارے؟ رشوت کھائے اور کھلائے اور سود کھائے اور کھلائے، خدا کے بندوں کو آزار پہنچائے؟ فحش اور بے حیائی اور بدکاری کرے؟ اور پھر ان سب اعمال کا بوجھ لاد کر دوبارہ خدا کے سامنے حاضر ہونے اور انہی سب باتوں کا اقرار کرنے کا جرأت کرسکے؟ ہاں! یہ کیسے ممکن ہیکہ تم جان بوجھ کر خدا سے چھتیس مرتبہ اقرار کرو کہ ہم تیری بندگی کرتے ہیں اور تجھ ہی سے مدد مانگتے ہیں اور پھر خدا کے سوا دوسروں کی بندگی اور دوسروں کے آگے مدد کیلئے ہاتھ پھیلاؤ؟ ایک بار اقرار کرکے خلاف ورزی کروگے تو دوسری مرتبہ خدا کے دربار میں جاتے ہوئے تمہارا ضمیر ملامت کرے گا اور شرمندگی پیدا ہوگی۔ دوسری بار خلاف ورزی کروگے تو اور زیادہ شرم آئے گی اور زیادہ دل اندر سے لعنت بھیجے گا، تمام عمر یہ کیسے ہوسکتا ہیکہ روزآنہ پانچ پانچ مرتبہ نماز پڑھو اور پھر بھی تمہارے اعمال درست نہ ہوں؟ تمہارے اخلاق کی اصلاح نہ ہو؟ اور تمہاری زندگی کی کایا نہ پلٹے؟ اسی بناء پر اللہ تعالیٰ نے نماز کی یہ خاصیت بیان فرمائی ہیکہ۔ ترجمہ: یقیناً نماز انسان کو بے حیائی اور بدکاری سے روکتی ہے“ لیکن اگر کوئی ایسا ہیکہ اپنی زبردست اصلاح کرنے والی چیز سے بھی اسکی اصلاح نہیں ہوتی تو یہ اسکی طینت کی خرابی ہے، نماز کی خرابی نہیں، پانی اور صابن کا قصور نہیں، اسکی وجہ کوئلے کی اپنی سیاہی ہے۔

بھائیو! آپکی نمازوں میں ایک بہت بڑی کمی ہے اور وہ یہ ہیکہ آپ نماز میں جو کچھ پڑھتے ہیں اسکو سمجھتے نہیں۔ اگر آپ تھوڑا سا وقت صرف کریں تو ان ساری دعاؤں کا مطلب اردو میں، یا اپنی مادری زبان میں یاد کر سکتے ہیں، اس سے یہ فائدہ ہوگا کہ جو کچھ آپ پڑھیں گے اسے سمجھتے جائیں گے۔